خصائصِ قرآن: تفسیری تناظر میں

☆ ڈاکٹر طاہرہ بشارت
☆☆ ڈاکٹر حافظ محمد عبداللہ

ABSTRACT:

Features of the Qur'an: in Light of Its Commentaries

The Qur'an has innumerable features. Its teachings serve as blessing and guidance for the whole mankind. It provides complete code of life for man. It caters for both life in the present world and that in the hereafter. The Qur'an is regarded as inimitable due to the accuracy of scientific information presented 1400 years ago and only recently proven or discovered, as well as for its unprecedented Arabic literary style of highest standard. This article discusses extraordinary features of the Qur'an as explained and highlighted by majority of commentators of the Qur'an in their commentaries of the Qur'an.

قرآن مجید تمام الہامی تعلیمات کا نچوڑ اور خلاصہ ہے۔ یہ لفظی اور معنوی ہر دو لحاظ سے ایک بے مثل اور منفرد کلام ہے۔ قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت، اس کی پیش گوئیاں، لذت تکرار، قوت تاثیر، نظم و تالیف، استعارے اور کنایات، تشبیہات و تمثیلات، کلمات کی سحر آفرینی، امم سابقہ کے حالات، انقلابی و اصلاحی اسلوب غرض سینکڑوں وجوہ ہیں جن کی بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ اعجاز القرآن کی تعبیر ممکن نہیں ہے۔ ابن سراقہ کہتا ہے کہ " اعجاز قرآن کی وجہ میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ انہوں نے اس بارے میں بہت سی وجہیں بیان کی ہیں جو سب کی سب حکمت اور صواب ہیں۔ مگر بایں ہمہ وہ لوگ وجوہ اعجاز کے ہزاروں حصہ میں سے ایک حصہ تک بھی نہیں پہنچ سکے ہیں۔"(۱) قرآن کتاب ہدایت ہے اور ہر نوع کی کجی سے پاک ہے۔

یہ کتاب دیگر کتب آسمانی کی مصدق، شک وشبہ سے بالاتر اور افتراء و کذب سے مصئون و مامون

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب، لاہور۔
☆☆ سینئر ماہر مضمون (اسلامیات)، گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج، سرگودھا۔

ہے۔اس کے خصائص کا احاطہ ممکن نہیں ہے۔ چند ایک خصائص کو انتہائی جامعیت کے ساتھ ذیل میں زیر بحث لایا جاتا ہے۔

ظاہری و باطنی حسن:

چودہ صدیاں گذرنے کے باوجود قرآن انسانیت کیلئے اُسی طرح ہدایت کا منبع ہے جس طرح نزول قرآن کے وقت تھا۔ ڈاکٹر عائشہ لکھتی ہیں کہ ”قرآن کے اعجاز کا ایک پہلو یہ ہے کہ وہ نسلوں کے سامنے رہے، یکے بعد دیگرے مختلف نسلیں گذر جائیں پھر بھی اس کا میدان وسیع اور اس کا سرچشمہ کشادہ رہے“۔(۲) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو معنوی و لفظی خوبیوں سے بھر دیا ہے تا کہ انسانیت کیلئے اس میں کشش قائم رہے۔ ”قرآن مجید کی ہر آیت سجی سجائی، خوبصورت اور خوب سیرت دلہن کی مانند ہے۔ علمائے امت قیامت تک اس کے حسن و جمال کی تعریفیں کرتے رہیں گے۔“ (۳) ایک عیسائی سکالر کا خیال ہے کہ قرآن مجید اپنے اصلی عربی لباس میں خوبصورتی اور دلکشی کے حوالے سے لاجواب ہے۔ بلفظہٖ:

The Quran in its original arabic dress has a seductive beauty and charm of its own.(۴)

ایسے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید نے عربی زبان کو پکڑ رکھا ہے تا کہ جس طرح قرآن کو قیامت تک باقی رہنا ہے اسی طرح عربی زبان بھی زندہ اور قابل فہم حالت میں قیامت تک باقی رہے۔ یہ کتاب کبھی کلاسیکل لٹریچر کی الماری میں نہ جانے پائے۔ وہ ہمیشہ لوگوں کے درمیان پڑھی اور سمجھی جاتی رہے۔ (۵) مستشرقین بھی ہزاروں تعصّبات کے باوجود اس بات کا اعتراف کیے بغیر نہ رہ سکیں کہ قرآن لفظی و معنوی لحاظ سے معجزہ ہے۔ مثلاً جارج سیل لکھتا ہے کہ ”قرآن کریم بلاشبہ عربی زبان کی سب سے بہتر اور مستند کتاب ہے۔ کسی انسان کا قلم ایسی معجزانہ کتاب نہیں لکھ سکتا اور یہ مردوں کو زندہ کرنے سے بڑھا ہوا معجزہ ہے۔“ ڈاکٹر مورس فرانسیسی لکھتا ہے ”قرآن کی سب سے بڑی تعریف اس کی فصاحت و بلاغت ہے۔ مقاصد کی خوبی اور مطالب کی خوش اسلوبی کے اعتبار سے قرآن کو تمام آسمانی کتابوں پر فوقیت حاصل ہے۔“ جرمن فلاسفر جان ریسک لکھتے ہیں کہ ”منکر جب پیغمبر کی زبان سے قرآن سنتے تھے تو بے تاب ہو کر سجدے میں گر جاتے تھے اور مسلمان ہو جاتے تھے۔“ (۶) مصریات کے ایک عالم سر آرتھ کیتھ نے مصر کے بارے میں اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ مصریوں کو مسلمانوں کی تلوار نے فتح نہیں کیا بلکہ انہیں قرآن نے فتح کیا ہے:

The Egyptians were conquered not by the sword, but by the Qur'an. [۷]

تاریخ کے ہر دور میں قرآن بیشتر لوگوں کیلئے قبول اسلام کا سبب بنا۔ قرآن گویا انسان کی عین وہی مطلوب کتاب ہے جس کو وہ پیشگی طور پر تلاش کر رہا ہے۔ چنانچہ کوئی آدمی جب کھلے ذہن کے ساتھ قرآن کو پڑھتا ہے تو وہ اس کیلئے فطرت کی تصدیق بن جاتا ہے، وہ اس کو اپنی مطلوب چیز سمجھ کر قبول کر لیتا ہے۔ [۸] اردو دائرہ معارف اسلامیہ کا مقالہ نگار بھی اسی طرح کے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے رقم طراز ہے" قرآن مجید کے انداز بیان، لہجہ واستدلال اور زبان کے حسن سے متاثر ہو کر لوگوں نے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا۔" (۹) فرنچ سکالر کاسانووا (Paul Casa Nova) لکھتے ہیں کہ جب بھی محمدؐ سے اُن کے سچا نبی ہونے کی دلیل طلب کی گئی تو انہوں نے قرآن مجید کو دلیل کے طور پر پیش فرما دیا۔ بلفظہٖ:

He quoted the composition of the Qur'an and its incompareable excellence as proof of its Divine origin. [۱۰]

کلامِ معجز:

قرآن مجید نے داخلی طور پر بھی یہ تحدی پیش کی ہے کہ اس کے مقابلے کا ایک لفظ ہی بنا کر لاؤ۔ [۱۱] یہ قرآن ایسی کتاب نہیں ہے کہ خدا کے علاوہ کوئی اور اس جیسا کلام بنا سکے یہ خدائی کلام ہے۔ [۱۲] پیر کرم شاہ لکھتے ہیں کہ" قرآن مجید کی آیات میں رشد وہدایت کا جو نور چمک رہا ہے یہ کسی انسان کا کارنامہ نہیں ہو سکتا"۔ [۱۳]

امریکی مستشرق ہیری گیلارڈ ڈارمن (Harry Gaylord Darman) لکھتے ہیں:

Its miraculus quality resides partly in its style, so perfect and lofty that neither men nor jinn could produce a single chapter to compare with its breifest chapter. [۱۴]

" قرآن مجید کے اسلوب کی یہ ایک مختصر سی معجزانہ خوبی ہے کہ جن وانس میں سے اس کے مقابلے کوئی مختصر ترین سورۃ بھی نہیں بنا سکتا۔"

قرآن مجید کے معجزوں کی انتہا نہیں ہے۔ اس کتاب ہدایت کا ہر نام بہت سے معجزوں کا عنوان ہے۔ ابنِ جریر کے نزدیک القرآن، الفرقان، الکتاب اور الذکر قرآن کے ذاتی اسماء ہیں۔ ان کے علاوہ بتیس صفاتی نام بھی ہیں۔ [۱۵] امام سیوطی نے ابوالمعالی کے حوالے سے قرآن مجید کے پچپن (55) اسماء کا تذکرہ کیا ہے۔ [۱۶] ابوزکریا عبدالسلام نے مزید بیس قرآنی اسماء کی فہرست بیان کی۔ (۱۷) حنیف ندوی نے لکھا ہے کہ بدرالدین زرکشی نے انچاس کے قریب نام لکھے ہیں جبکہ علی بن احمد بن الحسن نے اس سلسلے میں نوے سے زیادہ اسماء و

صفات کی نشاندہی کی ہے۔[۱۸] گویا قرآن علوم کا بحر بیکراں ہے۔قرآن کی یہ ادنیٰ خوبی ہے کہ انسان کیلئے ان علوم کوبھی آشکار کر دیتا ہے جوانسانی حواس سے ماوراء ہیں۔

تضاد سے مبرا:

انسانی حواس ظاہرہ وباطنہ کی دسترس سے باہر ہے کہ وہ طبعی ومابعدالطبعی کائنات کے رازوں سے پردہ فاش کرے۔نیز یہ بھی انسانی ہمت سے باہر ہے کہ وہ دنیا میں اپنے لئے صحیح رویہ تلاش کر سکے جس کی بنیاد پر وہ دنیا اور آخرت میں فلاح حاصل کر سکے۔وحی الٰہی ہی انسان کی رہنمائی کی ضامن ہے جو اسے دونوں جہانوں میں کامیابی سے ہمکنار کرسکتی ہے۔چنانچہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ کلام ہے جو انسان کی رہنمائی کیلئے حتمی ذریعہ علم ہے۔علامہ زرقانی لکھتے ہیں: معلوم ان القرآن کلام الله وان کلام الله غیر کلام البشر مافی ذلك ریب[۱۹] قرآن مجید کی داخلی اور خارجی شہادتیں اس پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ کلام اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہے اور اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔قرآن نے اس بات کی اس طرح وضاحت کی ہے کہ اگر یہ کلام اختلافی روایات پر مبنی ہوتا تو کہا جا سکتا تھا کہ یہ اللہ کا کلام نہیں ہے چونکہ اس میں کسی طرح کا تضاد نہیں ہے لہذا یہ کلام خداوندی ہے۔قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے: ﴿أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافاً كَثِيراً﴾[۲۰] مفتی محمد شفیع اس آیت مبارکہ کہ تفسیر میں لکھتے ہیں کہ" یہاں کسی ایک مضمون میں بھی اختلاف نہیں، لہذا یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے بشر کے کلام میں یکسانیت کہاں، نہ کسی جگہ فصاحت و بلاغت میں کمی، نہ توحید و کفر اور حلال وحرام کے بیان میں تناقص اور تفاوت، پھر غیب کی اطلاعات میں بھی نہ کوئی خبر ایسی ہے جو واقع کے مطابق نہ ہو۔نہ نظم قرآن میں کہیں یہ فرق کہ بعض فصیح ہو اور بعض رکیک، ہر بشر کی تقریر و تحریر پر ماحول کا اثر ہوتا ہے۔اطمینان کے وقت کلام اور طرح کا ہوتا ہے اور رنج کے وقت دوسرا۔لیکن قرآن ہر قسم کے تفاوت اور تناقص سے پاک اور بالاتر ہے اور یہی کلام الٰہی ہونے کی واضح دلیل ہے۔"[۲۱] قرآن کریم نے واضح طور پر بیان کیا ہے کہ یہ کلام رب العالمین کی طرف سے نازل کردہ ہے۔ ارشاد ربانی ہے: ﴿وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۔عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ۔ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ﴾[۲۲] مطلب یہ کہ اس کلام کو پروردگار عالم نے نازل کیا ہے۔ایک معتبر فرشتہ کے ذریعے قلب نبی پر اس کا نزول ہوا ہے تا کہ اس کے ذریعے لوگوں کو ان کے انجام سے ڈرایا جائے۔یہ

کلام واضح عربی زبان میں ہے۔سورۃ فرقان میں فرمایا ہے: اسے آسمانوں اور زمینوں کے بھید سے واقف ذات نے نازل کیا ہے۔قرآن کریم کے الفاظ میں: ﴿قُلْ أَنزَلَهُ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ فِیْ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾۔ (۲۳)

اس کے علاوہ کئی مقامات پر اسے اللہ کی طرف سے نازل شدہ کلام قرار دیا گیا ہے۔مثلاً یہ کلام بڑے حکمت والی باخبر ہستی کی جانب سے ہے۔(۲۴) یہ اس ہستی کی طرف سے نازل شدہ ہے جو سرتاپا حکمت اور سرتاپا علم ہے۔(۲۵) یہ رحمٰن ورحیم ذات کی طرف سے نازل شدہ کلام ہے۔(۲۶) یہ کلام سرتاپا رحمت اور مستودہ صفات کی جانب سے نازل شدہ کلام ہے۔(۲۷)

ہمہ گیریت وآفاقیت:

قرآن مجید کی تعلیمات ہمہ گیر نوعیت کی ہیں قرآنی ہدایت صرف عہد نبوی کیلئے خاص نہیں تھی بلکہ یہ قیامت تک آنے والے انسانوں کی رہنمائی کرنے والی کتاب ہے۔اس کی تعلیمات پورے کرۂ ارض اور پوری انسانیت کیلئے ہیں۔قرآن کے پیش کردہ نظام حیات میں ہر چیز کا مقام متعین ہے خواہ وہ انسان ہوں، حیوان ہوں، نباتات ہوں یا جمادات ہوں۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ أُنزِلَ فِیْهِ الْقُرآن هُدًی لِلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ﴾ (۲۸) قرآن کریم نے اپنے خطاب میں عمومیت کا رویہ اختیار فرمایا ہے جو اس کتاب کی آفاقیت کی واضح دلیل ہے۔ارشاد ربّانی ہے: ﴿یَا أَیُّهَا النَّاسُ إِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَیْکُمْ جَمِیْعاً﴾ (۲۹) علامہ شنقیطی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے: هذه الایة الکریمه فیها التصریح بانه رسول الیٰ جمیع الناس وصرح بذلك فی آیات کثیره لقوله تعالیٰ: وما ارسلنك الا کافة اللناس وقوله تبارك الذی نزل الفرقان علی عبده لیکون للعالمین نذیراً۔ (۳۱) قرآن مجید کا یہ عمومی انداز قرآن کی تعلیمات کی آفاقیت کی دلیل ہے۔قرآن نے اس عمومیت کو ہر گوشہ زندگی میں عام رکھا ہے۔لوگوں کو جب عبادت کا حکم دیا تو قرآن نے کہا: یَا أَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمْ (۳۱) اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو۔آیات کی وضاحت کا تذکرہ آتا ہے تو قرآن کہتا ہے: یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیَاتِهِ لِلنَّاسِ (۳۲) اللہ لوگوں کیلئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے۔کبھی قرآن کو موعظہ کہا تو: یَا أَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْکُم مَّوْعِظَةٌ (۳۳) کا عمومی انداز اختیار کیا۔ "قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۔ مَلِكِ النَّاسِ ۔ إِلٰهِ النَّاسِ" (۳۴) میں لوگوں کو عمومی انداز میں مخاطب کیا گیا ہے۔ان سب قرآنی احکامات سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی تعلیمات کی کسی خاص طبقہ، کسی خاص قوم، کسی خاص علاقہ یا کسی

خاص زمانہ کیلئے مخصوص نہیں بلکہ قرآنی تعلیمات آفاقی اور ہمہ گیر نوعیت کی ہیں۔عیسائی اور یہودیت کی طرح یہ تعلیمات کسی مخصوص قوم کا ورثہ نہیں بلکہ جو بھی کلمہ اسلام پڑھ کر اسلام میں داخل ہو جائے اسی کیلئے دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضمانت ہیں۔

جامعیت وکلیت:

قرآن مجید چونکہ ایک آفاقی اور ہمہ گیر نوعیت کی کتاب ہے اور زندگی کے تمام گوشوں میں رہنمائی کرتی ہے اس لیے مفصل ہونا اس کی بنیادی خصوصیت ہے۔اس خصوصیت کو قرآن مجید میں کئی مقامات پر بیان کیا گیا ہے: وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (۳۵) میں اسی بات کا بیان موجود ہے۔حافظ ابن کثیر ان تفصیلات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس قرآن میں حلال وحرام کی تفصیل، پسندیدہ و ناپسندیدہ کی تفصیل اور ان کے علاوہ اطاعت کے متعلق احکامات واجبات، مستحبات، حرام چیزوں کی ممانعت کا حکم اور اسی طرح مکروہات سے اجتناب کے احکام، امور ظاہری کے متعلق خبریں اور مستقبل کے بارے میں جملہ تفصیلی خبریں موجود ہیں۔ ولفظۂ: من تحليل و تحريم و محبوب و مكروه وغير ذلك من الامر بالطاعات والواجبات والمستحبات والنهى عن المحرمات وماشاكلهامن المكروهات والاخبار عن الامور الجلية وعن الغيوب المستقبلة الجملة والتفصيلية۔ (۳۶) تفسیر قرطبی میں اس کی تفسیر ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے: مما يحتاج العباد اليه من الحلال والحرام والشرائع والاحكام۔(۳۷) یعنی قرآن مجید میں شریعت کے ان تمام احکامات کا بیان موجود ہے جن کی انسانوں کو احتیاج ہوتی ہے۔ایک اور مقام پر قرآن کریم کو ان الفاظ میں کتاب مفصل کہا گیا ہے: وَهُوَ الَّذِیْ اَنزَلَ اِلَیْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلاً (۳۸) یعنی اللہ کی ذات ایسی ہے کہ اس نے ایک کتاب کامل تمہارے پاس بھیج دی ہے اس کی حالت یہ ہے کہ اس کے مضامین خوب صاف صاف بیان کئے گئے ہیں۔ایک اور مقام پر اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے: وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا (۳۹) مطلب یہ کہ اس کلام الٰہی میں تمام احکام کی تفصیل موجود ہے علامہ قرطبی کے الفاظ میں: ای من احكام التكليف وهو لقوله تعالیٰ تبيا نالكل شيءٍ وما فرطنا فى الكتاب من شيء(۴۰)، وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَاناً لِّكُلِّ شَيْءٍ (۴۱) وران کی تفسیر حافظ ابن کثیر نے ان الفاظ میں بیان کی ہے: قال ابن مسعود قد بين لنا فى هذالقرآن كل علم و كل شي وقال

مجاھد کل حلال و کل حرام وقول ابن مسعود اعم واشمل فان القرآن اشتمل علیٰ کل علم نافع من خبر ماسبق وعلم ماسیاتی و کل حلا ل وحرام وماالناس الیه محتاجون فی امردنیاھم ودینھم ومعاشھم ومعادھم۔ (۴۲) اس کا مفہوم یہ ہے کہ ابن مسعود فرماتے ہیں اس قرآن میں اللہ نے ہمارے لئے ہر علم اور چیز بیان فرمادی ہے۔ مجاہد کہتے ہیں ہر حلال اور حرام بیان فرمایا ہے۔ میں کہتا ہوں ابن مسعود کا قول زیادہ عام اور تمام باتوں کو شامل کرنے والا ہے۔ کیونکہ قرآن ہر نفع بخش علم، گذری ہوئی خبروں اور آنے والی چیزوں کے تمام علوم پر مشتمل ہے اور اس میں لوگوں کی احتیاج کے تمام حلال وحرام کے احکام اور تمام دینی، دنیوی، معاشی اور اخروی امور مذکور ہیں۔ سید قطب کے نزدیک قرآن کریم میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے اس میں کسی حجت کرنے والے کیلئے دلیل اور کسی عذر کرنے والے کیلئے کوئی عذر باقی نہیں ہے۔ چنانچہ وہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ثم یذکر ان فی الکتاب الذی نزل علی رسوله تبیانا لکل شیءٍ فلا حجة بعده لمحتج ولا عذر معه لمعتذر (۴۳) عبدالرحمٰن بن ناصر سعدی کے مطابق بھی قرآن کریم میں دین کے اصول وفروع کی وضاحت موجود ہے۔ مزید برآں ان کے نزدیک قرآن کریم میں دونوں جہانوں کے احکام کی وضاحت ہے اور قرآن ہر اس مسئلے کی وضاحت کرنے والا ہے جس کے لوگ محتاج ہوں۔ ان کے الفاظ میں: فی اصول الدین وفروعه، فی احکام الدارین، و کل مایحتاج الیه العباد فھو مبین (۴۴) قرآن کریم کی داخلی شہادتوں اور مفسرین کرام کی آراء سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کچھ مشکل نہیں ہے کہ قرآن مجید کتاب مفصل ہے جو زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

محفوظ کلام:

قرآن مجید جس طرح نازل ہوا ہے اسی حالت میں قیامت تک محفوظ اور مامون رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (۴۵) امام نسفی نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے شیاطین سے محفوظ فرما کر نازل فرمایا ہے، یہ کلام ہر طرح کی کمی، زیادتی اور تحریف وتبدیلی سے محفوظ ہے۔ قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہوا ہے جبکہ اس سے قبل نازل شدہ کتب کی حفاظت کا ایسا کوئی وعدہ نہیں تھا۔ علامہ نسفی کے الفاظ یہ ہیں: فاکدعلیھم انهٗ ھوالمنزل علی القطع وانهٗ ھوالذی نزله محفوظا من الشیاطین وھوحافظ فی

کل وقت من الزیادۃ والنقصان والتحریف والتبدیل بخلاف الکتب المقدمۃ فانہ لم یتول حفظھا [۴۶] جمال الدین قاسمی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ" اس قرآن کو باغی سرکش کی چالوں سے محفوظ رکھنے کا ذمہ ہمارا ہے۔ پس اس کے ذکر کا نور اندھیروں کو منور کرتا رہے گا اور اس کی ہدایت کا دریا بہتا رہے گا اور اس کی حقانیت علوم آفاق میں پھیلتی رہے گی۔ [۴۷] اس قرآن کریم کے نزول کے وقت اور بعد یعنی تا قیامت اللہ تعالیٰ نے حفاظت کو اپنے ذمہ ٹھہرالیا۔ تفسیر تیسیر الکریم الرحمٰن میں إِنَّـا نَحْنُ نَزَّلْنَا کی تفسیر کے ضمن میں لکھا ہے کہ:

> "ہم اس کے نازل ہونے کے وقت اور نازل ہونے کے بعد بھی حفاظت کرنے والے ہیں۔ نازل ہونے کے وقت ہر شیطان مردود کی چوری سے محافظ ہیں اور اس کے نازل ہونے کے بعد اللہ نے اس کے الفاظ کو تبدیل ہونے، زیادتی اور کمی سے اور معانی کی تبدیلی سے محفوظ فرمالیا ہے"۔ [۴۸]

محمد علی صابونی نے اس کی تفسیر میں لکھا ہے: ای ونحن الحافظون لھذا القرآن نصونہ عن الزیادۃ والنقصان والتبدیل والتغیر قال المفسرون تکفل اللہ بحفظ ھذا لقرآن [۴۹] مطلب یہ کہ ہم اس قرآن کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ ہم اس کو زیادتی اور کمی اور تغیر وتبدل سے بچانے والے ہیں۔ مفسرین کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری خود اٹھالی ہے۔ حافظ ابن کثیر نے بھی اسی مفہوم کو راجح قرار دیا ہے کہ اس میں قرآن کی حفاظت کا تذکرہ ہے۔ [۵۰]

موعظت وتیسیر:

قرآن مجید کتاب نصیحت ہے یہ لوگوں کو مختلف انداز اختیار کرکے آخرت اور دنیا میں کامیابی کی نوید سناتی ہے۔ سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿هَـٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ﴾ [۵۱] علامہ صابونی اس آیت کی تفسیر لکھتے ہیں: ای وھدایۃ لطریق الرشاد وموعظۃ ذکریٰ للمتقین خاصۃ وانما خص المتقین بالذکر لانھم ھم المنتفعون بہٖ دون سائر الناس [۵۲] یعنی قرآن مجید رہنمائی ہے اور متقین کیلئے خصوصی طور پر نصیحت ہے۔ متقین کو نصیحت کیلئے خاص اس لئے کیا کہ دوسرے لوگوں کی بجائے وہی اس سے نفع حاصل کرنے والے ہیں۔ قرآن مجید کی نصیحت کی عمومیت کا تذکرہ قرآن نے

الفاظ میں بیان کیا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ﴾ (۵۳) اس آیت کی تفسیر میں جمال الدین قاسمی لکھتے ہیں: ای تزکیة لنفوسکم بالوعدو الوعید و الانذار و البشارة و الزجرعن الذنوب المورطة فی العقاب و التحریض علی الاعمال الموجبة للثواب لتعملوا علی الخوف والرجا (۵۴) یعنی یہ کتاب تمہارے نفسوں کا تزکیہ، وعدوں اور وعید سے کرتی ہے اور اسی طرح اللہ کے عذاب سے ڈرا کر اور جنت کی خوشخبریاں سنا کر اور سزا میں مبتلا کرنے، گناہوں سے ڈانٹ کر اور موجب ثواب اعمال کی ترغیب دے کر کرتی ہے تاکہ تم خوف و رجا کی بنیادوں پر عمل کر سکو۔ علامہ سعدی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ کتاب تم کو وعظ کرتی ہے اور ایسے اعمال سے تم کو ڈارتی ہے جو ذمے کو واجب کرنے والے ہیں اور سزا کے متقاضی ہیں اور وہ تم کو ان سے ان کے آثار اور مفاسد بیان کر کے ڈراتی ہے۔ فی لفظہ: ای تعظکم وتنذرکم عن الاعمال الموجبة لسخط الله المقضیة لعقابه و تحذرکم عنها ببیان آثارها ومفاسدها (۵۵) احمد مصطفیٰ مراغی نے اس آیت کی تفسیر میں یہ خاص بات لکھی ہے: ای قل لهم ایها الرسول قدجاء کم کتاب جامع لکل ما تحتاجون الیه من المواعظ الحسنة التی تصلح اخلاقکم واعمالکم (۵۶) یعنی اے رسولؐ آپ ان کو کہہ دیں تمہارے پاس ایک ایسی کتاب آ گئی ہے جو ہر اس موعظہ حسنہ کو جامع ہے جس کے تم محتاج ہو اور جو تمہارے اخلاق اور اعمال کی اصلاح کرتی ہے۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر احسان جتلاتے ہوئے کہ اس نے قرآن کو اپنے رسول کریمؐ پر نازل کیا، فرماتا ہے: اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی یعنی ایسی کتاب جو فواحش سے ڈانٹنے والی ہے۔ (۵۷) کتاب کے اندر نصیحت کرنے میں خوبی ہونی ضروری ہے کہ وہ آسان ہو اور سب کو سمجھ میں آ جانے والی ہو۔ اگر نصیحت اور ہدایت کی بات سمجھ میں ہی نہ آئے تو اس سے استفادہ کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ چنانچہ قرآن کریم میں یہ خوبی ہے کہ اس میں الفاظ و انداز کے لحاظ سے بھی آسانی ہے اور معانی و مطالب کے لحاظ سے بھی آسانی ہے۔ اللہ رب الکریم نے اس کتاب کی آسانی کا تذکرہ قرآن میں کئی مرتبہ کیا ہے۔ صرف سورۃ قمر میں چھ مرتبہ اس بات کو دہرایا گیا ہے کہ ہم نے اس قرآن کو نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے آسان بنایا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ (۵۸) اس آیت کی وضاحت ڈاکٹر مقصود عظیمی نے ان الفاظ میں کی ہے: "جب انسانی ذہن ذوق، شغف اور دھیان سے آراستہ ہو کر آیات قرآنی میں تجسس کرتا

ہےتو قرآن کی نورانیت دھیرے دھیرے انسانی ذہن میں بکھرتی اوراسے پُرافشاں بناتی چلی جاتی ہے۔جب ذہن انسانی قرآن کے انوار سے سجتا ہےتوانسانی افکارونظریات اوراعمال خودبخود صالح ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس کیلئے الگ سے زورنہیں لگاناپڑتا۔اسی لئےقرآن حکیم یَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ کا داعی ہوکر پوچھتا ہے فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ" (۵۹)

الہامی کلام:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ انسانی دائرہ اختیار میں نہیں ہے کہ اس جیسا کلام تیار کرسکے۔قرآن کریم نے اہل عرب کو عاجز کردیا کہ وہ اس جیسا کوئی کلام پیش کرسکیں۔قرآن نے دنیا بھرکوچیلنج کیا کہ اس جیسا قرآن پیش کرویا اس جیسی دس سورتیں ہی بنا کرلاؤ۔پورا قرآن یا دس سورتیں تو بڑی بات ہے قرآن نے ایک سورۃ یا ایک لفظ تک بنانے کو کہا لیکن پوری دنیا اس جیسی ایک بات بھی بنانے سے قاصر ہے۔ اس لئے برملاطور پراس کتاب کوکتاب معجز کہا جاسکتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَن يَأْتُواْ بِمِثْلِ هَـذَا الْقُرْآنِ لاَ يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيراً﴾(۶۰)

حافظ ابن کثیر کی رائے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم کے شرف پرتنبیہ کرتے ہوئے خبردی ہے کہ اگر جن وانس سارے کے سارے اس بات پر متفق ہوجائیں کہ وہ اس طرح کا قرآن لے آئیں کہ جس طرح اللہ نے اپنے رسول پرنازل کیا ہےتو نہ وہ اس کی طاقت رکھتے ہیں نہ استطاعت۔ بلفظہٖ: ثم نبه الله تعالیٰ علیٰ شرف هذا القرآن العظيم فاخبر انه لواجتمعت الانس والجن كلهم واتفقواعلیٰ ان يأ توابمثل ماانزله علی رسوله لما اطاقوا ذالك ولما استطاعوا (۶۱) علامہ نسفی لکھتے ہیں کہ آیت نضر نامی آدمی کے جواب میں اتری ہے جس نے کہا تھا کہ اس جیسا کلام تو ہم بھی لا سکتے ہیں۔ بلفظہٖ: ای لو تظاهروا علیٰ ان ياتوا بمثل هذاالقرآن فی بلاغته وحسن نظمه وتاليفه لعجزواعن الاتيان بمثله، نزل جوابالقول النضر لو نشاء لقلنا مثل هذا (۶۲) مطلب یہ کہ اگر تمام عرب ایک دوسرے کے ساتھ اس مسئلہ میں تعاون کریں کہ اس قرآن کی طرح کوئی کتاب لے آئیں تو وہ بلاغت،حسن نظم اور تالیف میں اس بات سے عاجز آجائیں گے کہ اس جیسی کتاب لے آئیں۔علامہ صابونی کی رائے بھی یہی معلوم ہوتی ہے کہ اگر اصحاب فصاحت وبلاغت اوراہل بیان سارے متفق اورجمع ہوجائیں،جنوں میں سے بھی اورانسانوں میں سے بھی اوروہ

اس بات کا ارادہ کریں کہ وہ اس قرآن کی طرح کا قرآن لے آئیں تو وہ اس بات کی طاقت نہیں رکھتے۔ اگر چہ وہ سب اس مسئلہ میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں اور ساتھ دیں۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: ای لو اتفق واجتمع ارباب الفصاحة والبيان من الانس و الجان وأرادواان ياتوبمثل هذالقرآن لما اطاقوا ذالك ولوتعانوا وتساعدوا علىٰ ذالك جميعا (۶۳) عبدالرحمٰن الناصر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ "یہ آیت قاطع دلیل اور بلند برہان ہے۔ اس قرآن کی صحت پر جو رسول اللہؐ لے کر آئے ہیں اور آپؐ کی سچائی کی دلیل ہے کیونکہ اللہ نے جن وانس کو چیلنج کیا ہے کہ وہ اس جیسی کتاب لے آئیں اور ساتھ یہ بھی خبر دیدی ہے کہ وہ اس کی مثل نہیں لاسکیں گے اور اگر چہ وہ ایک دوسرے ساتھ تعاون بھی کریں تب بھی وہ اس پر قادر نہیں ہو سکتے۔" (۶۴) قرآن نے وضاحت کی کہ وہ قیامت تک اس جیسا کلام نہیں لا سکتے۔ ارشاد ربّانی ہے: ﴿وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُواْ بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُواْ شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ـ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُواْ وَلَن تَفْعَلُواْ فَاتَّقُواْ النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ﴾ (۶۵) امام رازی اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں: واعلم ان هذه الاية دالة على المعجز من وجوه اربعة احدها: انانعلم بالتواتر ان العرب كانوافى غاية العدواة لرسول اللهؐ وفى غاية الحرص على ابطال امره....... فلوكان فى وسعهم وامكانهم الايتان بمثل القرآن او بمثل سورة منه لا توابه۔ (۶۶) ان کی بات کا مفہوم یہ ہے کہ یہ آیت کریمہ کے "معجز" ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اس کی چار وجوہ ہیں۔ ایک یہ کہ ہم جانتے ہیں کہ اہل عرب کو نبیؐ سے انتہا درجہ کی دشمنی تھی اور ان کی انتہا درجہ کہ یہ کوشش ہوتی تھی کہ آپؐ کے دین کو جھوٹا ثابت کر دیں۔ پس اگر ان کو اس کی طاقت ہوتی یا امکان ہوتا کہ وہ اس قرآن کی طرح یا اس کی کسی سورۃ کی طرح کوئی سورۃ لے آئیں تو وہ ضرور ایسا کرتے۔ عبدالرحمٰن ناصر لکھتے ہیں کہ: وهذه الآية ونحوها التحدى وهو تعجيزالخلق عن ان يأتو بمثل هذا القرآن ويعارضوه بوجه (۶۷) مطلب یہ کہ یہ آیت اور اس جیسی دوسری آیات اس بات کا چیلنج ہیں کہ مخلوق اس بات سے عاجز ہے کہ وہ اس قرآن کی مثل دوسرا قرآن لے آئیں یا اس سے کسی بھی طریقہ سے معارضہ کریں۔ حافظ ابن کثیر نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بات بھی لکھی ہے کہ "وقد تحداهم بهذا فى مكة والمدينة مرات عديدة مع شدة عداوتهم له بغضهم لدينة ومع هذا عجزواعن ذالك ولهذا قال تعالىٰ "فان لم تفعلوا ولن تفعلوا" ولن لنفى التاكيد فى

المستقبل ای ولن تفعلوا ذلك ابداً" (۶۸) یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو مکہ اور مدینہ میں یہ چیلنج کئی مرتبہ کیا ہے۔ حالانکہ ان لوگوں کو اسلام اور قرآن سے شدید عداوت اور بغض تھا پھر بھی وہ اس سے عاجز رہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس اگر تم نہیں کرسکے تو آئندہ بھی نہیں کرسکو گے۔ یہاں لفظ "لن" مستقبل میں نفی کیلئے آیا ہے یعنی تم اس کو کبھی بھی نہیں کرسکو گے۔ان تمام دلائل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرآن کریم ایک کتاب معجز ہے اس نے رہتی دنیا تک کے انسانوں اور جنوں کو اس بات سے عاجز کردیا ہے کہ وہ لفظی یا معنوی طور پر اس جیسا کلام پیش کریں۔مخلوق خدا اللہ کی طرز کا کلام بنا بھی کس طرح سکتی ہے۔ اللہ کے علاوہ تمام مخلوق بھی مل جائے تو ایسا ممکن نہیں ہے۔قرآن نے وضاحت کی ہے کہ محمدؐ کو یہ کہنے والو کہ اس نے اپنی طرف سے یہ کلام گھڑ لیا ہے تم اللہ کے علاوہ سب مل کر اس جیسی دس سورتیں ہی گھڑ لاؤ اگر اپنی بات میں سچے ہو۔(۶۹)

کتابِ ہدایت:

قرآن مجید رہنمائی کرنے والی کتاب ہے۔انسانیت کو دنیا و آخرت میں رستہ بتانے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یهدی الی الحق و الیٰ طریق مستقیم (۷۰) حافظ ابن کثیر اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں یہدی الی الحق کا مطلب ہے کہ عقیدہ اور خبروں میں حق کی طرف رہنمائی کرنے والی کتاب ہے اور الی صراط مستقیم کا مطلب ہے اعمال حق کی طرف۔ کیونکہ قرآن دو چیزوں پر مشتمل ہے، ایک خبر ہے اور ایک طلب، پس اس کی اطلاع و خبر بالکل سچ ہے اور اس کی طلب عین عدل ہے۔(۷۱) سید قطب کے خیال میں" قرآن میں حق اور ہدایت بہت بڑی تعداد میں موجود ہے اس سے صرف وہی دل رکتے ہیں جو مسخ شدہ ہیں۔ غیر معاند اور غیر متکبر روح اس سے بے نیاز نہیں ہوتی۔قرآن کریم میں اس کلام کو شک وشبہ سے بالاتر قرار دیا گیا ہے اور متقین کیلئے ہدایت کیا گیا ہے۔ارشاد باری ہے: ﴿ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ﴾(۷۱) نواب صدیق حسن خان اس قرآنی آیت کی تفسیر کے ضمن میں رقمطراز ہیں:"یعنی یہ قرآن ان لوگوں کیلئے ہدایت ہے جن کیلئے تقویٰ ثابت ہے اور ہدایت کو متقین کیلئے اس لئے خاص کہا ہے کیونکہ اس کے انوار سے وہی فیض حاصل کرنے والے ہیں اور اس کے آثار سے بہرہ مند ہونے والے ہیں۔ ورنہ ہدایت قرآنی تو ہر دیکھنے والے کیلئے ہے چاہے وہ مومن ہو چاہے کافر۔(۷۳)

امام رازی نے ہدایت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہدایت رہنمائی سے عبارت ہے اور

الھدیٰ کا مطلب ایسی رہنمائی کرنا ہے جو مقصود تک پہنچادے۔ وقال صاحب الكشاف الهدیٰ هو الدلالة الموصولة الى البغية [۷۴] ان تمام قرآنی احکامات اور مفسرین کے اقوال سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرآن مجید کتاب ہدایت ہے۔ یہ زندگی کے تمام گوشوں میں رہنمائی کرتی ہے۔اس کی ہدایت اور رہنمائی عمومی نوعیت کی ہے۔

منفرد کتاب:

یہ قرآن کریم کی خصوصیات کا اجمالی تذکرہ ہے۔جن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ الہامی رہنمائی ہے۔ قیامت تک آنے والے ہر انسان کیلئے رہنمائی ہے۔اس کتاب میں تحریف وتبدل ممکن نہیں ہے کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔انسان مکلّف کے ہر مسئلہ کی تفصیل اور وضاحت اس کلام میں موجود ہے۔ یہ موعظت وحکمت سے بھرپور کلام ہے۔ انسان کو اس کے مسائل کا حل انتہائی وضاحت اور سادگی سے فراہم کرتا ہے۔ جو لوگ اس کتاب کی رہنمائی سے فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہوں ان کیلئے فائدہ ہی فائدہ ہے۔اور جو لوگ اپنے تکبر اور جہالت کی وجہ سے اس کی ہدایت کی طرف توجہ نہیں دینا چاہتے ان کا اپنا ہی خسارہ ہے۔وہ اپنے کلام سے دنیا وآخرۃ میں کامیابی حاصل نہیں کرسکتا اور اس جیسا کلام بنانا کسی کے بس کا روگ نہیں ہے۔ان کے علاوہ بھی قرآن کریم کی بیسیوں خصوصیتیں ہیں جو دنیا کی کسی اور کتاب میں موجود نہیں ہیں۔ مثلاً یہ شک وشبہ سے بالا کتاب ہے[۷۵] اس میں کسی قسم کی کجی اور ٹیڑھ نہیں ہے[۷۶] برکتوں اور سعادتوں کا مجموعہ ہے[۷۷] لوگوں کو کفر کے اندھیروں سے روشنی کی طرف لانے والی کتاب ہے۔[۷۸] گذشتہ تمام کتابوں کی مصدق کتاب ہے۔[۷۹] صراط مستقیم پر چلنے کی تلقین کرنے والی کتاب ہے۔[۸۰] ہدایت اور شفا بخش تاثیر کی حامل ہے۔[۸۱] عزت والی کتاب ہے۔[۸۲] یہ بابرکت کتاب ہے۔[۸۳] سید مودودی کتاب انزلناه اليك مبرك ٥ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ قرآن کو برکت والی کتاب کہنے کے معنی یہ ہیں کہ یہ انسان کیلئے نہایت مفید کتاب ہے۔اس کو زندگی درست کرنے کیلئے بہترین ہدایات دیتی ہے۔اس کی پیروی میں آدمی کا نفع ہی نفع ہے۔[۸۴] قرآن جہاں مابعد الطبیعاتی امور میں رہنمائی فراہم کرنے والی کتاب ہے وہیں یہ کتاب سماجی وسائنسی علوم میں بھی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ڈاکٹر کیتھ مور جینیات کے ماہر ہیں اور کنیڈا کی ٹورنٹو یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں انہوں نے قرآن کریم کی چند آیات (المومنون:۱۴، الزمر:۶،) [۸۵] اور جدید تحقیقات کا تقابلی

مطالعہ کیا ہے۔ یہ دیکھ کر انہیں سخت تعجب ہوا کہ قرآن میں کیونکر وہ حقیقتیں موجود ہیں جن کو مغربی دنیا نے پہلی بار صرف ۱۹۴۰ء میں معلوم کیا۔ وہ لکھتے ہیں:

The thirteen hundred years old Koran contains passages so accurate about embryonic development that Muslim can reasonably believe them to be revelation from God. (۸۶)

"تیرہ سو سالہ قدیم قرآن میں جنینی ارتقاء کے بارے میں اس قدر درست بیانات موجود ہیں کہ مسلمان معقول طور پر یقین کر سکتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے اتاری ہوئی آیتیں ہیں۔"

اور ڈاکٹر بوکائے کے مطابق قرآن کا متن الہامی کتابوں میں ایک منفرد مقام رکھتا ہے۔ (۸۷)

مختصر یہ کہ قرآن مجید ہر لحاظ سے بے مثل اور منفرد مقام کی حامل کتاب ہے۔ اپنے پرائے سب اس کی لفظی و معنوی خوبیوں کے معترف ہیں۔ نبی کریمؐ نے قرآن پڑھنے والے کو افضل ترین اور بہترین قرار دیا ہے۔ (۸۸) قرآن مجید اپنے نظمِ کلام، فصاحت و بلاغت، کلا صحت، قلوبِ انسانی کی تسخیر، اپنے احکامات، تعلیمات اور ارشادات ہر لحاظ سے ایک منفرد کتاب ہے۔ سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں کہ قرآن مجید کے خصائص اس قدر کثیر ہیں کہ ان کا احاطہ نہیں ہوسکتا۔ (۸۹) علامہ رازیؒ کے مطابق قرآن مجید کا یہ خصوصی اعجاز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے تمام بلغائے عرب و عجم کی زبانیں اس کے مقابلے میں گُنگ کر دیں۔ (۹۰) قصہ مختصر قرآن مجید کی خصوصیات کا احاطہ ممکن نہیں۔ حکماء، فلاسفہ، ادباء، لغویین، مفسرین، محدثین، شعراء، متکلمین، فقہا، صوفیاء اور قیامت تک پیدا ہونے والے علوم کے ماہرین اپنی زندگیاں اس کی خصوصیات کے اظہار میں صرف کر دیں تو تب بھی اس کلامِ الٰہی کے خصائص کا احاطہ ممکن نہیں ہو سکے گا۔

خلاصۂ بحث

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری الہامی کتاب ہے۔ یہ کتاب تمام آسمانی کتب کی تعلیمات کا خلاصہ ہے اور دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے، اسی لئے اس کو "قرآن" کیا جاتا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی کتابوں کے نام توراۃ اور انجیل ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کی آخری الہامی کتاب کا نام قرآن ہے۔ قرآن مجید کے چار نام القرآن، الفرقان، الکتاب اور الذکر قرآن مجید کی مختلف سورتوں میں بیان ہوئے ہیں۔ لفظ "قرآن" قرآن مجید میں چھیاسٹھ بار مذکور ہوا ہے۔ قرآن مجید کے ذاتی ناموں کے علاوہ علماء نے قرآن مجید کے صفاتی ناموں کا

تذکرہ بھی کیا ہے۔بعض نے بتیس نام بتائے ہیں،بعض نے انچاس،بعض نے پچپن اور بعض نے ننانوے سے زیادہ صفاتی نام بیان کئے ہیں۔قرآن مجید کے ہر ذاتی وصفاتی نام سے قرآن مجید کی کسی نہ کسی خصوصیت کا پتہ چلتا ہے۔قرآن مجید کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں:

☆ قرآن مجید الہامی کتاب ہے اس کی داخلی وخارجی شہادتیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ کتاب شک وشبہ سے بالا ہے۔قرآن مجید نے اس بات کی دعوت دی ہے کہ اگر کوئی اسے خدائی کلام ہیں مانتا تو وہ اس کی مثل پیدا کر کے دکھائے۔نیز اگر یہ کلام اللہ کے علاوہ کسی اور کا کلام ہوتا تو اس میں بہت اختلاف ہوتے۔اس کلام الٰہی نے تمام زمانے کے لوگوں کی تمام شعبہ ہائے زندگی میں رہنمائی کی ضمانت قبول کی ہے۔

☆ چونکہ یہ کلام الٰہی زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی کی ضامن دستاویز ہے اس لئے اس میں زندگی کے تمام شعبوں کے بارے میں اصول وکلیات موجود ہیں۔اس میں انسانی رہنمائی کیلئے بعض تفصیلی ہدایات بھی موجود ہیں اور قیامت تک آنے والے لوگوں کی احتیاجات کے سلسلہ میں رہنمائی کرنے والا علم اس میں موجود ہے۔

☆ قرآن مجید قیامت تک آنے والے انسانوں کی رہنمائی کرنے والی کتاب ہے۔اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہوا ہے،اس سے قبل کی کوئی بھی الہامی کتاب محفوظ نہیں کیونکہ وہ ایک مخصوص زمانے اور مخصوص طبقے کیلئے نازل شدہ کتب تھیں،اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا ہوا تھا۔قرآن مجید تمام زمانوں اور تمام طبقوں کیلئے نازل ہوا ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہوا ہے۔اس کتاب میں کمی بیشی،تغیر وتبدل ممکن نہیں ہے۔

☆ یہ کتاب دنیا وآخرۃ کی فلاح کا طریقہ بتاتی ہے اور خیر خواہی کے جذبے کے ساتھ انسانیت کو کامیابی کے طریقے بتا کر ان پر عمل کی صورت میں کامیابی کی نوید سناتی ہے۔قرآن مجید کی نصیحت کا تذکرہ عمومیت پر مبنی ہے،کسی خاص طبقہ تک محدود نہیں ہے۔جو لوگ ہدایت کے طالب ہیں اور نصیحت کرنے والے کی نصیحت قبول کرتے ہیں وہ اس کتاب سے ضرور فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

☆ قرآن مجید اعجاز وکمالات کی حامل کتاب ہے۔اس کے الفاظ،اس کے معانی ومفاہیم بے مثل ہیں۔

اس میں جو ماضی کی خبریں ہیں اور مستقبل کیلئے پیش گوئیاں ہیں دنیا کی کسی اور کتاب میں موجود نہیں ہیں۔ اگر تمام دنیا بھی اس جیسی کتاب تیار کرنے کی کوشش کرے تو وہ اس جیسی کتاب تیار کرنے سے عاجز آجائے گی۔

حوالہ جات

۱. سیوطی، جلال الدین. *الاتقان فی علوم القرآن*. کراچی: قدیمی کتب خانہ، س ن، ۲/ ۲۳۶

۲. شاطیؒ، عائشہ بنت *قرآن کریم کا اعجاز بیان*. مترجم: رضی الاسلام ندوی. لاہور: دار الکتاب، ۲۰۰۴ء، ص ۳۹

۳. احمد، ذوالفقار *قرآن مجید کے ادبی اسرار و رموز*. گوجرانوالہ: ادارہ نقشبندیہ، س۔ن، ص ۱۳۲

۴. John Naish, M.A. (Oxon). ***The wisdom of the Quran***. Oxford, 1937, p8

۵. خان، وحید الدین *عظمت قرآن*. لاہور: المکتبہ الاشرفیہ، س۔ن، ص ۳۹

۶. چوہدری، غلام رسول. *مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ*. لاہور: علمی کتاب خانہ، ۱۹۸۵ء، ص ۶۵۰

۷. خان، وحید الدین. *دعوت حق*. لاہور: دار التذکیر، س۔ن، ص ۹۶

۸. ایضاً، ص ۸۷

۹. بھٹی، محمد اسحاق. *"فضائل و آداب قرآن"*. اردو دائرہ معارف اسلامیہ. لاہور: پنجاب یونیورسٹی، ۱۹۸۷ء، ۱/ ۴۴۸

۱۰. Fazal-ur-Rehman. ***The Quranic Foundations & Structure of Muslim Society***. Karachi: Indus Educational Foundation. Vol. 1, p.85

۱۱. الطّور ۵۲: ۳۴

۱۲. یونس ۱۰: ۳۷

۱۳. پیر، کرم شاہ. *ضیاء القرآن*. لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۴۰۳ھ، ۳/ ۱۲

۱۴. Darman, Harry Gaylord. ***Towards Understanding Islam***. New York, 1948, p.3

۱۵. فضائل و آداب قرآن، ۱/ ۳۱۹۔

۱۶. الاتقان فی علوم القرآن،۱/ ۱۷۸

۱۷. ابوزکریا،عبدالسلام *تنشیط الاذہان*. مردان: جامعہ تعلیم القرآن،۱۹۹۴ء،ص۱۲

۱۸. ندوی،حنیف *مطالعہ قرآن*. لاہور: علم وعرفان پبلشرز،۲۰۰۴ء،ص۵۲

۱۹. زرقانی،محمد عظیم *مناہل العرفان فی علوم القرآن*. بیروت: دارالفکر بیروت،۱۴۰۰ھ،ص۸

۲۰. النساء۴: ۸۲

۲۱. محمد شفیع، مفتی *معارف القرآن*. کراچی: ادارہ المعارف،۱۹۸۳ء،۲/ ۴۹۰

۲۲. الشعراء،۲۶: ۱۹۲_۱۹۵

۲۳. الفرقان،۲۵: ۶

۲۴. ھود۱۱: ۱

۲۵. النمل ۲۷: ۶

۲۶. فصلت ۷۷: ۲۲

۲۷. فصلت ۷۷: ۴۲

۲۸. البقرہ۲: ۱۷۸

۲۹. الاعراف ۷: ۱۵۸

۳۰. شنقیطی، محمد امین *أضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن*. جدہ: دارالاصفہانی،۱۴۱۵ھ ۲/ ۳۳۴

۳۱. البقرہ۲: ۱۲

۳۲. البقرہ۲: ۱۸۷

۳۳. یونس۱۰: ۵۷

۳۴. الناس۱۱۴: ۱_۳

۳۵. یوسف۱۲: ۱۱۱

۳۶. ابن کثیر، عماد الدین أبو الفداء. *تفسیر القرآن الکریم (المعروف بتفسیر ابن کثیر)*. بیروت: دار الاندلس،۱۹۴۴ء،۴/ ۶۳

۳۷. قرطبی، محمد بن أحمد. *الجامع لأحکام القرآن*. القاہرۃ: دارالکتاب العربی، ۱۹۹۴ء، ۹/ ۲۷۷

۳۸. الانعام۶:۱۱۵

۳۹. بنی اسرائیل۱۷:۱۲

۴۰. قرطبی، تفسیر مذکور، ۹/ ۲۲۸

۴۱. النحل۱۶:۸۹

۴۲. تفسیر ابن کثیر، ۴/ ۶۱۸

۴۳. قطب، سید *فی ظلال القرآن*. بیروت: داراحیاء التراث العربی، ۱۹۷۱ء، ۵/ ۲۷۱

۴۴. السعدی، عبدالرحمان بن ناصر *تیسیر الکریم الرحمٰن*. مکہ مکرمہ: مؤسسہ مکہ للطباعۃ، ۱۳۹۸ھ، ۴/ ۱۱۴

۴۵. الحجر۱۵:۱۰

۴۶. نسفی، عبداللہ بن أحمد. *مدارک التنزیل*. لاہور: مکتبہ علمیہ، ۱۳۹۵ھ، ۳/ ۱۴

۴۷. قاسمی، جمال الدین *تفسیر قاسمی*. ط۲. بیروت: دارالفکر، ۱۹۸۷ء، ۱۰/ ۷۸

۴۸. تیسیر الکریم الرحمٰن، ۴/ ۷۸

۴۹. الصابونی، محمد علی *صفوۃ التفاسیر*. بیروت: دارالقرآن، ۱۴۰۰ھ، ۲/ ۱۰۶

۵۰. تفسیر ابن کثیر، ۴/ ۱۵۴

۵۱. آل عمران۳:۱۳۸

۵۲. صفوۃ التفاسیر، ۴/ ۲۳۱

۵۳. یونس۱۰:۵۷

۵۴. تفسیر قاسمی، ۶/ ۴۶

۵۵. تیسیر الکریم الرحمٰن، ۳/ ۱۷۰

۵۶. مراغی، احمد مصطفیٰ. *تفسیر المراغی*. بیروت: داراحیاء التراث العربی، ۱۹۷۳ء، ۱۱/ ۱۲۲

۵۷. تفسیر ابن کثیر، ۳/ ۵۰۹

۵۸. القمر۵۴:۱۷

۵۹. عظیمی، مقصود قرآن **حکیم اور لاشعور**. پشاور: برخیا ایجوکیشن فاؤنڈیشن، ۲۰۰۵ء، ص ۵۵

۶۰. بنی اسرائیل ۱۷:۸۸

۶۱. تفسیر ابن کثیر، ۴/ ۳۴۸

۶۲. تفسیر مدارک التنزیل، ۳/ ۱۰۱

۶۳. صفوۃ التفاسیر، ۲/ ۱۷۳

۶۴. تیسیر الکریم الرحمٰن، ۴/ ۱۵۴

۶۵. البقرہ ۲:۲۴

۶۶. رازی، فخر الدین. ***التفسیر الکبیر***. ط۴. لاہور: مکتبہ علوم اسلامیہ، ۲۰۰۱ء، ۱/ ۱۳۰

۶۷. تیسیر الکریم الرحمٰن، ۱/ ۲۷

۶۸. تفسیر ابن کثیر، ۱/ ۱۰۴

۶۹. ھود ۱۱:۱۳

۷۰. الاحقاف ۴۶:۳۰

۷۱. تفسیر ابن کثیر، ۲/ ۳۰۵

۷۲. البقرہ ۲:۲

۷۳. نواب، صدیق حسن خان. ***فتح البیان فی مقاصد القرآن***. القاہرۃ: مطبع الامیریہ، ۱۳۰۰ھ، ۱/ ۴۷

۷۴. التفسیر الکبیر، ۱/ ۱۹

۷۵. البقرہ ۲:۲

۷۶. الزمر ۳۹:۲۸

۷۷. الانعام ۶:۱۵۵

۷۸. ابراہیم ۱۴:۱

۷۹. البقرہ ۲:۴۱

۸۰. الاحقاف ۴۶:۳۰

۸۱. الجاثیہ۴۵:۲۰

۸۲. البروج۸۵:۲۱

۸۳. ص۳۸:۲۹

۸۴. مودودی، ابوالاعلیٰ سید. *تفہیم القرآن*. ط۴. لاہور: مکتبہ تعمیر انسانیت، ۱۹۷۳ء، ۴/۳۳۳

۸۵. المومنون۲۳:۱۴، (ترجمہ): پھر نطفے کا لوتھڑا بنایا، پھر لوتھڑے کی بوٹی بنائی، پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں، پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا، پھر اس کو نئی صورت میں بنادیا۔

الزمر۳۹:۶، (ترجمہ): اس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا، پھر اُس سے اس کا جوڑا بنایا، اُسی نے تمہارے لئے چارپایوں میں سے آٹھ جوڑے بنائے، وہی تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں ایک طرح پھر دوسری طرح تین اندھیروں میں بناتا ہے۔

۸۶. عظمت قرآن، ص۳۴

۸۷. Bucaille, Maurice. The Bible, ***The Qur'an & Science.*** Islamabad: Islamic Book Corporation, 1992, p.132

۸۸. بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل. *صحیح البخاری*. لاہور: المیزان ناشران، ۱۴۲۵ھ، ۲/۵۲۷

۸۹. سلیمان، ندوی، سید. *سیرۃ النبیؐ*. اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، س۔ن، ۳/ ۵۱۶

۹۰. التفسیر الکبیر، ۱/ ۳۳۵